ہے۔ اسلامیت کی کشتی کو کذب ضرور تارپیڈو کر کے چھوڑتا ہے۔ ٹھیک دروغ جان لیوائے ایمان ہے ... زندگی کی منجدھار میں پاپوں بھری ناؤ میں بیٹھ کر دوسروں پر نکتہ چینی کرنا بین میکھ نکالنا ہے۔ اپنے مزورجبات کی سیاہ رات میں ابنائے جنس کے کسوف زندگی پر سے حرف لاتا ہے، حالانکہ کسی سیاہ فام کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ سمن برور، کے خال رخ کی جسامت کے درپے ہو یا بال خورا کی روگن زہر جبینوں کے بکھرے بالوں پر اعتراض کرے ... آپ کی نسبت میں صرف اللہ ہی کو دکھانا سنانا پیوست ہو۔ عبادات کی خورو شوں اور حسنات کی عذراؤں کو کوئی غیر محرم نہ دیکھے ... اگر کسی جبین بھائی رہن کو کتاب میں ہر جگہ جبین لکھا گیا ہے) دوست، یار اور رشتہ دار وغیرہ کے گھر جانے کا اتفاق ہو تو شاشپ اللہ نہیں چلے جانا چاہیے۔ لجاجت کے مسموم جھونکوں سے خودی کا عطر بیز پھول مرجھا کر جل جاتا ہے .... اولاد کے حسن و شباب اور بلندیوں کا شاہین والدین کی آرزوؤں کے بے شمار طیور و عصافیر نوچ کر اڑنا سیکھتا ہے ... ہم لیاقت کی ڈینگیں تو بہت مارتے ہیں لیکن کردار کے لحاظ سے انسانیت بہت اونچی ہے۔ بڑے بڑے بزرگوں کے حال اور عوام کے ان کے ساتھ سابقے اس پر شاہد ہیں کہ علم و ورع کے چشمے کے اردگرد بداخلاقی کے مار وکژدم کچھ اس طرح پھنکارتے ہیں کہ کوئی رستم کے مگے کا ماں کا جایا بھی قریب نہیں پھٹک سکتا .... نکل نکانا (یعنی اُتارنا) غنیمت ہے"

کہاں تک لکھا جائے۔ پھر بعض عبارتیں تو اتنی رکیک ہیں کہ ان کے نقل کرنے سے بھی طبیعت ابا کرتی ہے۔ کہاں حدیث کی سلیس، بے ساختہ اور دل آویز زبان کہ جسے پڑھتے ہوئے شدتِ تاثر سے کبھی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اور کبھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے لگتے ہیں اور کہاں اُن کی تشریح و تفسیر کے لیے ایسی زبان جس کا پڑھنا بھی ذوقِ سلیم پر بار ہے۔ کاش کہ السنۂ شرقیہ کے فضلاء اردو زبان کی اہمیت اور شستہ طرزِ تحریر و تقریر کی ضرورت کو کماحقہٗ محسوس کریں تاکہ اُن کی ہر بات قولِ بلیغ کا صحیح نمونہ ہو۔

اربعین نووی | تالیف حافظ نذر احمد صاحب و مولانا عزیز زبیدی صاحب، ناشر علمی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔ ضخامت ۱۴۴ صفحات، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

علماء حدیث کا ایک پرانا قاعدہ چلا آرہا ہے کہ اُن میں سے بعض حضرات چالیس جامع اور مختصر